3 بیمار بینکوں کے انتظام کا ڈھانچہ

مالی نظام مستحکم بنانے کے لیے بہت سے ملکوں نے مالی تحفظ کا بندوبست کر رکھا ہے خصوصاً 1997ء کے مشرقی ایشیائی بحران کے بعد ایسا کیا گیا تھا۔ اس اثنا میں 2007ء کا مالی بحران آ گیا جس نے تمام ملکوں کو اس ضرورت کا بروقت احساس دلایا کہ مالی نظام کے استحکام کے تحرکات کو دیکھتے ہوئے مالی تحفظ کے بندوبست میں متواتر ردوبدل کیا جانا چاہیے۔ مالی تحفظ کے بندوبست کے عموماً چار بڑے اجزا ہوتے ہیں: امانتوں کے تحفظ کی اسکیم، حتمی قرض دہندہ کی سہولت، بیمار بینکوں کے لیے مؤثر و منظم تصفیہ/چھٹکارے کا ڈھانچہ اور بینکاری شعبے کے نظمی مسائل کی روک تھام اور ان سے نمٹنے کے لیے متعلقہ اداروں کے مابین روابط کا مؤثر طریقہ کار۔ ملکی نجی بینک چونکہ بینکاری نظام کے 74.6 فیصد مجموعی اثاثوں کے مالک ہیں، اس لیے مالی تحفظ کے مستحکم بندوبست تک ملکی بینکوں کی رسائی نہایت اہم ہے۔[1]

بینکوں کا بحران سے دوچار ہونا پوری معیشت کو مہنگا پڑتا ہے۔ خیال ہے کہ ایسے بحران سے 15 تا 20 فیصد سالانہ جی ڈی پی کو پیداواری نقصانات ہو سکتے ہیں۔[2] مسائل کا جلد ادراک کرتے ہوئے بروقت اقدام کیا جائے تو بحران کو پورے نظام میں پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے اور نقصان کم کیا جا سکتا ہے، نیز بینکاری نظام میں کارگذاری کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ بیمار بینکوں کے انتظام کا مؤثر فریم ورک تیار رکھنا مالی تحفظ کے بندوبست کا ایک اہم جز ہے،[3] اور بنیادی طور پر اس کا مقصد معمولی بگاڑ کے حامل بینکوں کو بینکاری کی عمومی سرگرمیوں کے قابل بنانا اور مطلوبہ لاگت کو کم سے کم رکھنا ہوتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک ماضی میں متعدد بیمار بینکوں سے موثر طور پر نمٹ چکا ہے۔

بینکوں کو انفرادی طور پر درپیش مسائل کا بروقت اور مؤثر حل نافذ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ''بیمار بینکوں کا انتظام اور ہنگامی منصوبہ'' کے نام سے جامع نظام تیار کیا ہے جو موجودہ ''بیمار بینکوں کے انتظام کا مینوئل'' کی جگہ لے گا۔ نئے نظام کا مقصد کمزور بینکوں کی معروضی، شفاف اور مؤثر لاگتی طریقے سے شناخت کرنا ہے تاکہ بینکاری نظام میں استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ نئے ڈھانچے میں بیمار بینکوں کی شناخت کے لیے تفصیلی پالیسیاں، اقدامات اور مؤثر لاگت کے ذریعے بروقت حل کی غرض سے اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں اور طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

اس تناظر میں، اس باب میں بیمار بینکوں کے انتظام کے حوالے سے اہم امور کا مختصر جائزہ لیا جائے گا۔

3.1 بیمار بینک

بیمار بینک کیا ہوتا ہے؟ ''بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی'' (بی سی بی ایس) کی رہنماہدایات، جن کی پیروی اسٹیٹ بینک بھی کرتا ہے، اس سلسلے میں کہتی ہیں ''اگر کسی بینک کے مالی وسائل مثلاً خاکۂ خطر، کاروباری حکمت عملی کی سمت، انتظام خطر کی صلاحیتوں، اور/ یا انتظام کے معیار میں نمایاں بہتری نہ لائی جائے اور اس کے، سیالیت یا ادائیگی قرض کی صلاحیت سے محروم ہونے کا خدشہ ہو'' وہ بیمار بینک کہلائے گا۔[4] اس کا مطلب ہے کہ جن بینکوں کو سیالیت یا ادائیگی قرض کی صلاحیت سے محرومی کے خطرے کا سامنا ہو انہیں بیمار یا کمزور بینکوں کے زمرے میں لایا جائے گا، تاہم بینکوں میں یہ کمزوری اچانک رونما نہیں ہوتی۔ بین الاقوامی تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ ''بدانتظامی، ناکافی مالی وسائل، طویل مدت کی کاروباری حکمت عملی کا فقدان، اثاثوں کا ناقص معیار، اور خراب سسٹم اور کنٹرولز'' کمزور بینکوں کی چند اہم خصوصیات ہیں۔ ان میں سے اکثر مسائل کی جڑ انتظامی کمزوری ہوتی ہے جو ان مسائل کو پنپنے دیتی ہے حتیٰ کہ وہ قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔ بینکاری نظام میں کمزور بینکوں کی موجودگی ضابطہ سازوں اور نگرانوں کے لیے بڑی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔

3.2 بیمار بینکوں کے انتظام کا فریم ورک

بیمار بینکوں کے انتظام کے مؤثر فریم ورک کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام کے ضابطہ ساز اور نگراں کی حیثیت سے بیمار بینکوں کے انتظام کے لیے

---

[1] جون 2009ء کے مطابق۔

[2] بٹونگر، سکاریلا (2008ء) ''سی سین ممالک میں بیمار بینکوں کی شناخت، مداخلت اور تصفیہ'' ساؤتھ ایسٹ ایشین سینٹرل بینکس (سی سین)۔

[3] ''بینکوں سے نمٹنے کے لیے نگراں رہنما خطوط'' صفحہ 6، بی سی بی ایس، مارچ 2002ء۔

[4] ''بینکوں سے نمٹنے کے لیے نگراں رہنما خطوط'' صفحہ 6، بی سی بی ایس، مارچ 2002ء۔

ایک مربوط حکمت عملی بنائی ہے جس کے رہنما اصول یہ ہیں: ابتدا ہی میں مسائل کی شناخت، اصلاح کے فوری اقدامات، مؤثر لاگت، معروضیت معیار کا تسلسل، اخلاقی فرائض کی بجا آوری، اور شفافیت وتعاون۔ یہ رہنما اصول مصدقہ بین الاقوامی روایات کے مطابق ہیں، جیسا کہ ''کمزور بینکوں سے نمٹنے کی نگراں ہدایات'' کے بارے میں بی سی بی ایس رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ تمام کمزور بینکوں کے انتظام کے لیے ان رہنما اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے خواہ بینکوں کا حجم اور ملکیتی ڈھانچہ کیسا ہی ہو۔ اگرچہ بڑے بینک اپنے بین البینک روابط اور متنوع سرگرمیوں کے باعث نظام پر زیادہ گہرے اثرات کی وجہ سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں تاہم چھوٹے بینکوں کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں۔ چند چھوٹے بینکوں کے بیک وقت ناکام ہوجانے سے بھی بینکاری نظام کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ معیار کے اس تسلسل کے نتیجے میں تمام بینکوں کو یکساں مواقع ملتے ہیں اور بینکاری نظام میں مسابقتی قوتیں یکساں طریقے سے عمل پیرا ہوتی ہیں۔

شکل 3.1: بیمار بینکوں کے انتظام کا عمومی فریم ورک

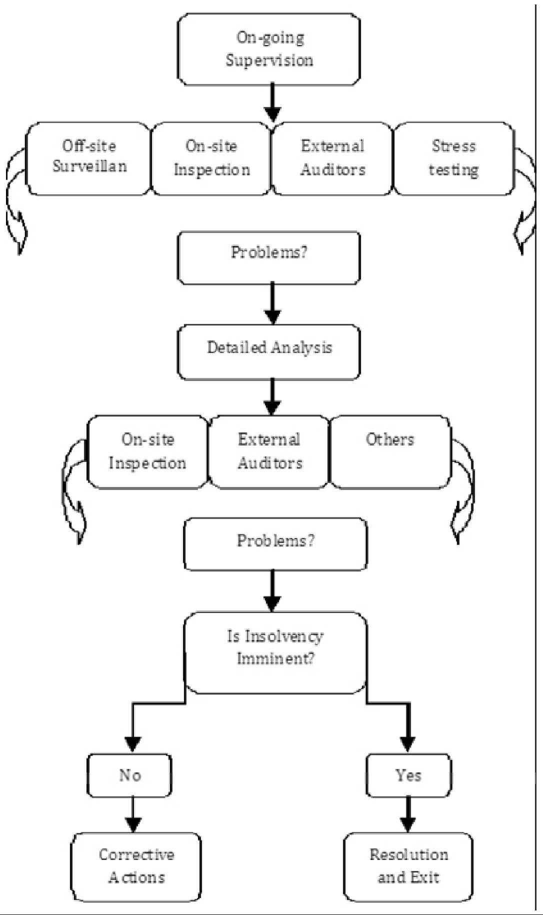

شکل 3.1 میں ان اہم طریقوں کی وضاحت کی گئی ہے جن کی اسٹیٹ بینک پابندی کرتا ہے۔ فلو چارٹ بتاتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کمزور بینکوں کی شناخت کے لیے معلومات کے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ نگراں تجزیے کو بھی استعمال کرتا ہے۔ کمزوری کی ابتدائی علامات جان لینے کے بعد دوسرے مرحلے میں تجزیہ کیا جاتا ہے کہ ابھرنے والے مسائل کا ممکنہ منبع اور نوعیت کیا ہے۔ اس کے بعد مالی مسائل، اور بینک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر ان مسائل کے اثرات کی مقدار بندی کی جاتی ہے۔ اگر دیوالیہ پن کا فوری خطرہ نہ ہو تو ان کمزوریوں کے تدارک کے لیے اصلاحی اقدامات کیے جاتے ہیں۔ دوسری صورت میں، اگر دیوالیہ پن کا خطرہ سر پر ہو تو اسٹیٹ بینک آخری چارۂ کار کے طور پر فیصلہ کن اقدامات کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک ماضی میں کئی کمزور بینکوں کا کامیابی سے انتظام کر چکا ہے اور بعض تصفیے کمزور بینکوں کے انضمام یا تحویل پر منتج ہوئے ہیں۔ بیمار بینکوں کے انتظام کے اہم مراحل اگلے سیکشن میں مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔

پہلا مرحلہ: شناخت

بیمار بینکوں کے انتظام میں پہلا مرحلہ ابتدا ہی میں مسائل کو شناخت کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک اس مقصد کے لیے نگراں تجزیے اور منڈی کی عام معلومات کو استعمال کرتا ہے۔ **شکل 3.2** سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے پاس نگراں تجزیے کا ایک مستحکم فریم ورک ہے جو فاصلاتی نگرانی، برمقام معائنے اور خطرات کے تجزیے کے ادارہ جاتی فریم ورک (آئی آر اے ایف) پر مشتمل ہے جس میں سابقہ طریقے بھی شامل ہیں اور اس میں دیگر معلومات کو مدنظر رکھ کر بینک کی جامع کیفیت پیش کی جاتی ہے۔ فاصلاتی نگرانی ہر سہ ماہی پر کی جاتی ہے جس کے لیے سی اے ای ایل ایس (Capital Adequacy Asset Quality Earnings Liquidity And Sensitivity) ریٹنگ سسٹم استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان بینکوں کی شناخت میں مدد ملتی ہے جن کی مالی صورتحال نمایاں طور پر تبدیل ہوئی ہو۔ محدود نگراں وسائل کا مؤثر استعمال کرتے ہوئے یہ نظام کمزوری کا امکان رکھنے والے ان بینکوں کے بارے میں معلومات بھی مہیا کرتا ہے جن کا مزید تجزیہ مطلوب ہوتا ہے۔

سی اے ای ایل ایس ریٹنگ سسٹم میں تمام اجزا، یعنی کفایت سرمایہ، اثاثوں کا معیار، آمدنی اور نفع یابی، سیالیت، اور مختلف خطرات سے حساسیت کی 'ایک' سے 'پانچ' تک کے پیمانے پر درجہ بندی کی جاتی ہے جس میں 'ایک' مستحکم ترین حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر اظہاریے کی حد معروضی طور پر طے جاتی ہے۔ تمام اظہاریوں کا ایک مشترکہ درجہ اخذ کرکے ہر بینک کی اپنی سی اے ای ایل ایس درجہ بندی معلوم کی جاتی ہے۔ جن بینکوں کی مشترکہ سی اے ای ایل ایس درجہ بندی 'چار' یا 'پانچ' ہو وہ بیمار

شکل 3.2: مسائل کی شناخت کا فلو چارٹ

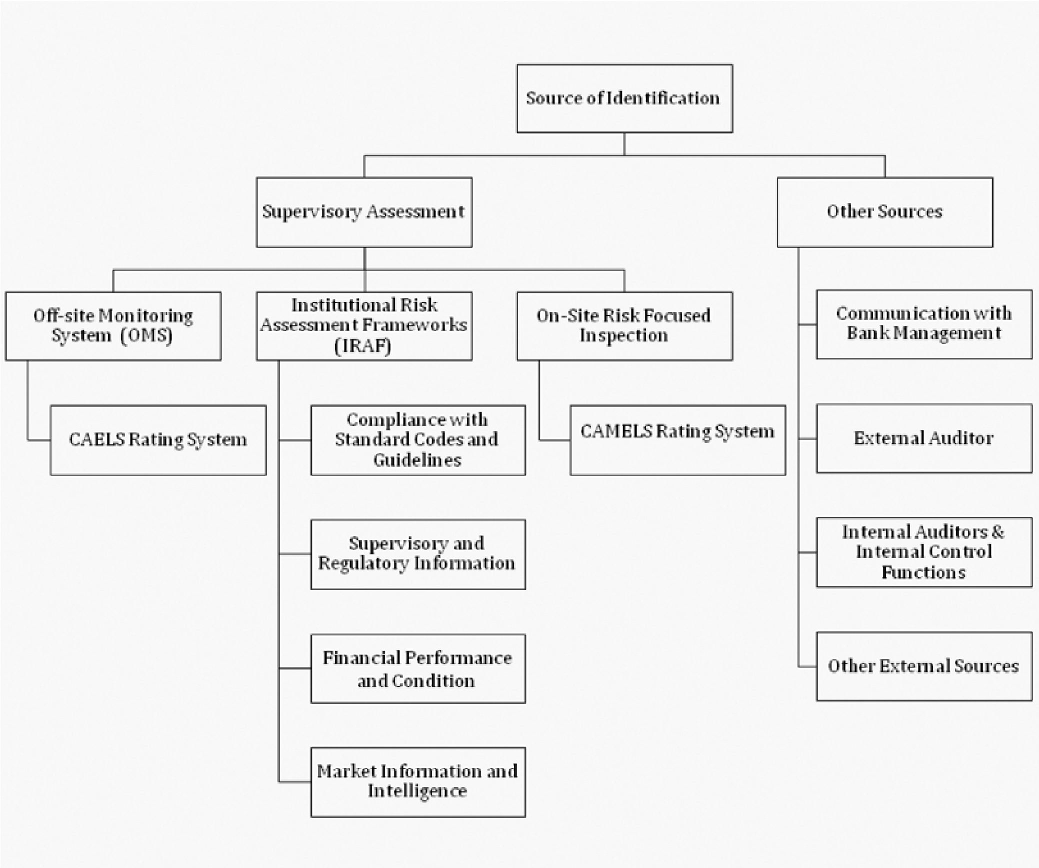

بینک کے زمرے میں آتے ہیں۔ واضح رہے کہ بیمار بینک کی شناخت کے عمل میں صرف سیالیت یا ادائیگی قرض کی صلاحیت کو نہیں بلکہ پانچوں اجزا کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سادہ ہے یعنی چند ایک اظہاریوں پر توجہ مرکوز رکھنے کے بجائے، سی اے ای ایل ایس درجہ بندی کے تمام اجزا کی تشریح کو پیش نظر رکھا جائے۔

پاکستان میں بیمار بینکوں کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر ان کی قرض گاری سرگرمیاں ناقص ہوتی ہیں، خطرۂ ارتکاز قرض بڑھا ہوا ہوتا ہے، پالیسیوں کی تعمیل سے گریز کیا جاتا ہے، ان میں خطرات مول لینے کا اور بعض صورتوں میں مفاد کے تضاد، دھوکہ دہی اور دوسری مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر خرابیوں کی ذمہ داری ناقص انتظامیہ پر ہے جو ان خرابیوں کو پھلنے پھولنے دیتی ہے۔ اسٹیٹ بینک ان مسائل سے آگاہ ہے چنانچہ وہ فاصلاتی نگرانی کا ایک طریقہ کار 'خطرات کے تجزیے کا ادارہ جاتی فریم ورک' (آئی آر اے ایف) استعمال کرتا ہے۔ مالی خطرات کی مؤثر اور جامع نگرانی کو یقینی بنانا اس کی تیاری کا مقصد ہے۔ اس کے چار اہم اجزا ہیں:

1۔ معیارات، ضوابط اور ہدایات کی پابندی: یہ جز معیار جانچنے سے متعلق ہے چنانچہ اسٹیٹ بینک نے یہ جاننے کے لیے کہ بینک اس کے ضوابطی اور نگرانی کے تقاضوں، انتظامِ خطر پر ہدایات اور کارپوریٹ گورننس کے ضابطوں کی مکمل پابندی کررہے ہیں یا نہیں، ایک تفصیلی سوالنامہ تیار کیا ہے۔ سوالنامے میں مخصوص امور دریافت کیے گئے ہیں، علاوہ ازیں اس کو اس طرح تشکیل دیا گیا ہے کہ ہر شعبے میں ضوابط کی پابندی کی سطح بھی جانچنا ممکن ہے۔ معلومات کو وقعت دینے کی خاطر ہر بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر لازم ہے کہ سوالنامے کے جوابات کی توثیق کرے۔ جائزہ رپورٹ کی روشنی میں ہر بینک کو 'ایک' تا 'پانچ' کے پیمانے پر درجہ دیا جاتا ہے اور ہر بینک کی 'کمپلائنس رسک ریٹنگ' اخذ کی جاتی ہے۔ بینک کی مجموعی آئی آر اے ایف درجہ بندی میں حتمی درجے کا 15 فیصد حصہ مختص ہے۔

2۔ نگراں اور ضوابطی معلومات: اس جز میں انتظامیہ، اور سسٹمز اور کنٹرولز کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ بالخصوص تازہ ترین برمقام معائنے، فراڈ اور جعلسازی کے بارے میں معلومات، بیرونی آڈیٹرز کی طرف سے انتظامیہ کو موصولہ خط اور اسٹیٹ بینک کی ہدایات پر عمل درآمد کی صورتحال کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

یہ تمام معلومات 'ایک' سے 'پانچ' کے پیمانے پر 'سپروائزری اینڈ ریگولیٹری رسک ریٹنگ' (سی آر آر آر) مرتب کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ بینک کی مجموعی آئی آر اے ایف درجہ بندی میں حتمی درجے کا 30 فیصد حصہ مختص ہے۔

3۔ مالی کارکردگی اور صورتحال: اس جز میں، تازہ ترین برمقام معائنہ رپورٹ پر بینک کے 'کیمل۔ایس'[5] درجے، آڈٹ شدہ حسابات کی بنیاد پر بینک کی کارکردگی، اور بینک کے سی اے ای ایل ایس درجے کو شامل رکھا جاتا ہے۔ مشترکہ معلومات کو مجموعی آئی آر اے ایف درجہ بندی میں 45 فیصد حصہ دیا جاتا ہے۔

4۔ منڈی میں موجود معلومات اور انٹیلی جنس: اس جز و میں کسی بینک کی کریڈٹ ریٹنگ، بینک کے خلاف شکایات کی تعداد، منڈی (بروکریج ہاؤسز، اخبارات اور برقی میڈیا وغیرہ) میں عام پائے جانے والے تاثر سے مدد لی جاتی ہے۔ ان معلومات کا حصہ 10 فیصد ہوتا ہے۔

ہر بینک کا ادارہ جاتی خاکہ تیار کرنے میں مذکورہ معلومات کے علاوہ تازہ ترین اقتصادی حالات اور مالی شعبے میں اہم تبدیلیوں کی تفصیلات کو استعمال کیا جاتا ہے، اور ایک مجموعی آئی آر اے ایف ریٹنگ اخذ کی جاتی ہے۔ اس ریٹنگ کو بینکوں کے لیے مستقبل کی راہ عمل متعین کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سنگین صورتحال بنیادی کمزوریاں دور کرنے کے لیے اصلاحی اقدامات کا تقاضا کرتی ہے۔

یہ نظام بینکوں میں مالی خطرات کی فعال طریقے سے نگرانی میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ ان شعبوں کی بھی نشان دہی کرتا ہے جن پر برمقام معائنے کے دوران زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ برمقام معائنہ کرکے ان امور سے متعلق خطرات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے، جن کا فاصلاتی معائنے میں جائزہ ناممکن ہوتا ہے۔ برمقام معائنے میں خاص طور پر قرضہ جز دان کی تفصیلات زیر غور آتی ہیں تاکہ اثاثہ جز دان کا معیار معلوم کیا جائے، اندرونی کنٹرولز سسٹمز کا تجزیہ کیا جائے، اندرونی آڈٹ کی اثر پذیری جانچی جائے، انتظامیہ کی پیشہ ورانہ مہارت کا امتحان لیا جائے اور دیگر سرگرمیاں جانچی جائیں۔ یہ الفاظ دیگر برمقام معائنے میں 'کیملز۔ ایس' ریٹنگ سسٹم کے ہر جز و پر توجہ دی جاتی ہے۔ آخر میں 'ایک' تا 'پانچ' کے پیمانے پر بینک کو مجموعی درجہ عطا کیا جاتا ہے۔ فاصلاتی معائنے کی طرح اس پیمانے پر بھی 'ایک' مستحکم حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر درجے کی مخصوص تشریح اندرونی رہنمائی کے لیے اسٹیٹ بینک کے کتابچوں میں مذکور ہے۔

خلاصہ یہ کہ فاصلاتی معائنے، برمقام معائنے اور آئی آر اے ایف کے سرسری جائزے سے بیمار بینکوں کی بروقت شناخت میں مدد ملتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ جو ذرائع مسائل کو جنم دے رہے ہوتے ہیں ان کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ماضی کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ ناقص قرض گاری، قرضوں کا صنعتی شعبے اور مخصوص علاقوں میں ارتکاز، وقتی نوعیت کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کا پُر خطر رجحان، مفادکا تضاد، فراڈ اور جعلسازی، اور کمزور اندرونی کنٹرولز اور سسٹمز کمزور اور بیمار بینکوں کی پیدائش کے بڑے بڑے اسباب ہیں۔ ان تمام اسباب کی بنیاد بدانتظامی میں ہوتی ہے۔

دوسرا مرحلہ: اصلاحی اقدامات

بیمار بینکوں کی بروقت نشاندہی کے بعد مسائل کی وجوہات سے نمٹنے کے لیے ضوابطی مداخلت کی جاتی ہے۔ اصلاحی اقدامات کی نوعیت کا انحصار دراصل مسائل کی اقسام اور شدت، انتظامیہ کے رویے، نقائص سے نمٹنے کے سابقہ ریکارڈ اور موجودہ مسئلہ حل کرنے کی، بینک انتظامیہ اور مالکان کی صلاحیت اور رویے پر ہوتا ہے (**شکل 3.3**)۔ اسٹیٹ بینک اور بینک انتظامیہ کی آرا میں اگر اختلاف ہو تو اسے بات چیت سے دور کرلیا جاتا ہے، بعدازاں اصلاحی اقدام کی نوعیت طے کی جاتی ہے۔ مسئلے کی شدت جاننے کے لیے بعض اوقات خصوصی برمقام معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اصلاحی اقدامات مؤثر، بروقت، جامع اور ضوابطی تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ یہ معلوم کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے کہ ان اصلاحی اقدامات کا بیمار بینک کی آئندہ سیالیت اور ادائیگی قرض کی صلاحیت پر کیا اثر پڑے گا۔

اسٹیٹ بینک مسائل کی نوعیت اور ان کی شدت کی بنیاد پر مختلف النوع اصلاحی اقدامات میں سے بہترین کا چناؤ کرتا ہے۔ اصلاحی اقدامات سادہ غیر رسمی اقدام سے لے کر سخت رسمی اقدام تک ہوسکتے ہیں (**شکل 3.3**)۔ نگرانی اور ضوابط کے نفاذ کے غیر رسمی اقدامات یہ ہوسکتے ہیں: بورڈ کی قرارداد، مراسلۂ وعدہ، مفاہمت کی یادداشت یا تحریری معاہدہ۔ اسٹیٹ بینک نے ان اقدامات پر عمل درآمد کی ایک کسوٹی تیار کی ہے جس کا انحصار بینک کی مجموعی ریٹنگ پر ہوتا ہے۔

[5] کفایت سرمایہ، اثاثوں کا معیار، آمدنی اور نفع آوری، سیالیت اور نظام اور کنٹرول۔

شکل 3.3: اصلاحی اقدامات کا فلو چارٹ

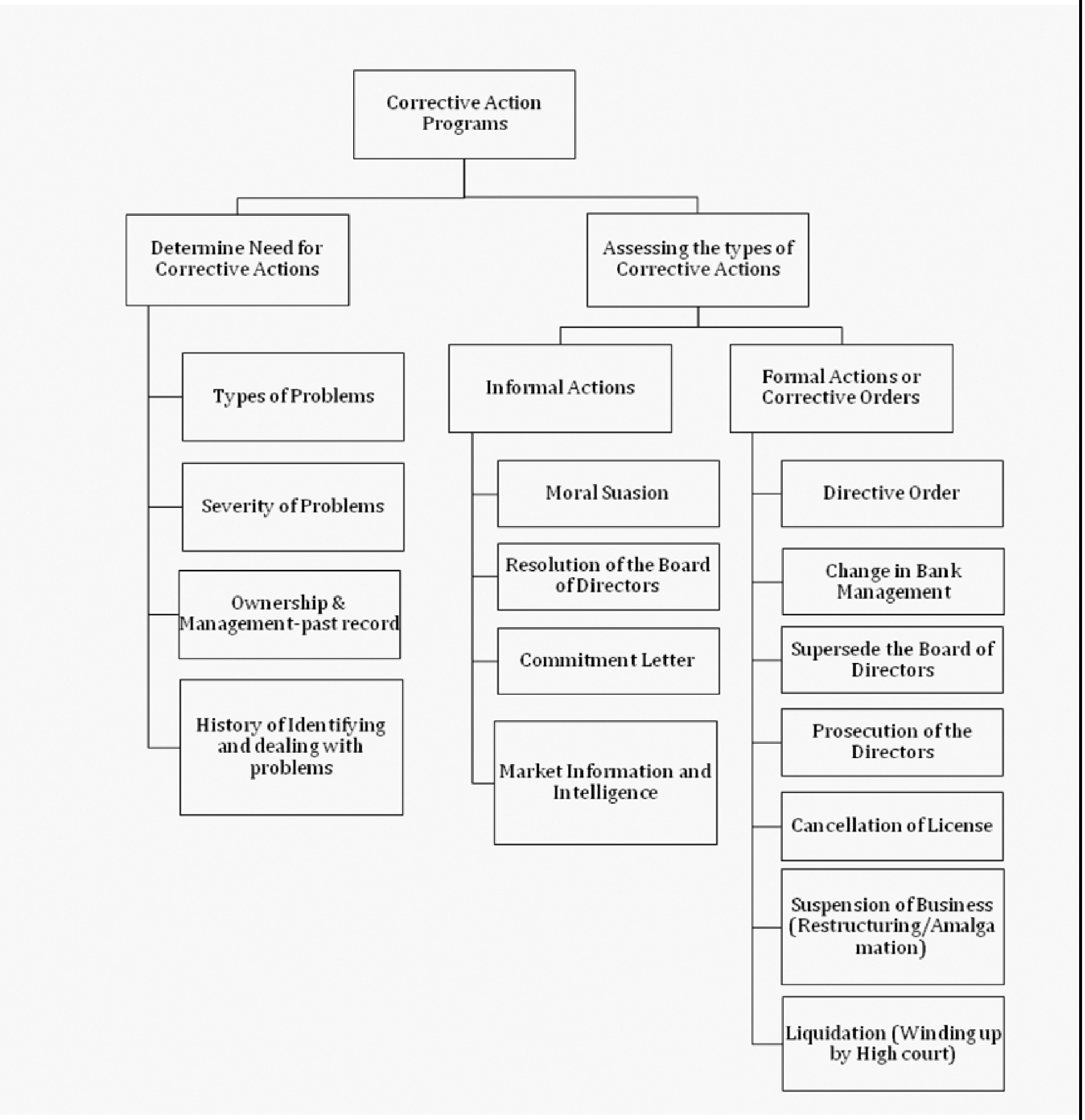

- ''بورڈ کی قرارداد'' کی صورت میں اسٹیٹ بینک مخصوص اقدامات تجویز کرتا ہے جو بورڈ آف ڈائریکٹرز اور بینک انتظامیہ کو کرنے ہوتے ہیں تاکہ سامنے آنے والے نقائص سے پہلے ہی مرحلے پر نمٹ لیا جائے۔ تاہم تجویز کردہ منصوبۂ عمل کو اختیار کرنے کے لیے اس پر بورڈ کے تمام ارکان کے دستخط درکار ہوتے ہیں۔

- اسٹیٹ بینک کی جانب سے ''مراسلۂ وعدہ'' معائنہ رپورٹ میں بتائے گئے نقائص یا کمزوریوں کے جواب میں رسمی خط ہوتا ہے۔ مذکورہ خامیوں پر قابو پانے کے اصلاحی اقدامات اس خط میں تجویز کیے جاتے ہیں۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز اس خط کو قبول، اور اس پر دستخط کر کے دراصل وعدہ کرتا ہے کہ وہ بیان کردہ خامیاں دور کرے گا۔

- ''مفاہمت کی یادداشت'' مذکورہ بالا دو طریقوں کے مقابلے میں سخت اقدام کا اشارہ ہوتا ہے۔ اسے بالعموم اسٹیٹ بینک تیار کرتا ہے اور اس میں مسئلے کی شدت کے لحاظ سے مخصوص اصلاحی اقدامات درج کیے جاتے ہیں جن پر بینک انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کو لازماً عمل کرنا ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اسٹیٹ بینک رسمی اقدامات کر سکتا ہے۔

- ''تحریری معاہدے'' کی صورت میں بنیادی دستاویز تو وہی ہوتی ہے جو'' مفاہمت کی یادداشت'' میں استعمال کی جاتی ہے تاہم اس کا انداز زیادہ رسمی ہوتا ہے اور اسے اسٹیٹ بینک اور متعلقہ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے مابین باقاعدہ معاہدہ تصور کیا جاتا ہے۔

اگر متعلقہ بینک مذکورہ غیر رسمی اقدامات کے تحت اپنی جانب سے اصلاحی اقدامات کرنے میں ناکام رہے اور اس میں نمایاں خامیاں برقرار رہیں (عموماً مجموعی ریٹنگ 'پانچ' ہو یا 'چار' سے گر کر 'پانچ' ہو جائے) تو اسٹیٹ بینک رسمی اقدامات کرسکتا ہے۔ ان رسمی اقدامات کو احکامات برائے اصلاح بھی کہا جاتا ہے جن کے اجرا کے دوران اسٹیٹ بینک متعلقہ بینک میں برقرار رہنے والی خامیاں دور کرنے کی غرض سے اپنا منصوبہ بورڈ آف ڈائریکٹرز پر لاگو کردیتا ہے، جبکہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو یہ تسلیم کرنا ہوتا ہے کہ اس کے تمام ارکان نے اسٹیٹ بینک کا منصوبہ وصول کرکے پڑھ اور سمجھ لیا ہے۔ احکامات برائے اصلاح میں عموماً درج ذیل ہدایات ہوتی ہیں۔

- رہنما احکامات کا اجرا: رہنما احکامات میں اسٹیٹ بینک متعلقہ بینک میں خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے اور اصلاحی اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے جو بینک انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کو مقررہ مدت میں پورے کرنے ہوتے ہیں۔ یہ احکامات عموماً اضافی سرمائے کے مطالبے، جاری پالیسیوں (قرض گاری کے طریقے، غیر ادا شدہ قرضوں کی وصولی، قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کی تلافی وغیرہ) کو بہتر بنانے کی ہدایات سے متعلق ہوتے ہیں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک عوام اور کھاتہ داروں کے وسیع تر مفاد میں ہدایات جاری کرنے کا مجاز ہے۔

- زیر غور مسئلے کی نوعیت کے لحاظ سے اسٹیٹ بینک متعلقہ بینک کی انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کو برطرف بھی کرسکتا ہے۔ وہ عبوری مدت کے لیے کسی شخص کو متعلقہ بینک کا چیئر پرسن، ڈائریکٹر یا چیف ایگزیکٹو مقرر کرسکتا ہے اور بینک کے انضمام کے لیے اسکیم مرتب کرسکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک مذکورہ رسمی اقدامات کے علاوہ بینک کے لائسنس کو منسوخ بھی کرسکتا ہے اور بینک کی تحلیل بھی ممکن ہے۔

تیسرا مرحلہ: مسئلے کا حل اور حتمی قرض دہندہ کا عمل

بیمار بینک کی خامیوں کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک مختلف النوع اصلاحی اقدامات، جو دوسرے مرحلے میں بیان کیے گئے ہیں، میں سے موزوں ترین کا چناؤ کرتا ہے۔ **شکل 3.4** میں مسئلے کے حل کا عمل دکھایا گیا ہے جسے اسٹیٹ بینک بالعموم اختیار کرتا ہے۔ حتمی قرض دہندہ کی حیثیت سے اس نے سیالیت کی عارضی قلت

شکل 3.4: مسئلے کے حل کا فلو چارٹ

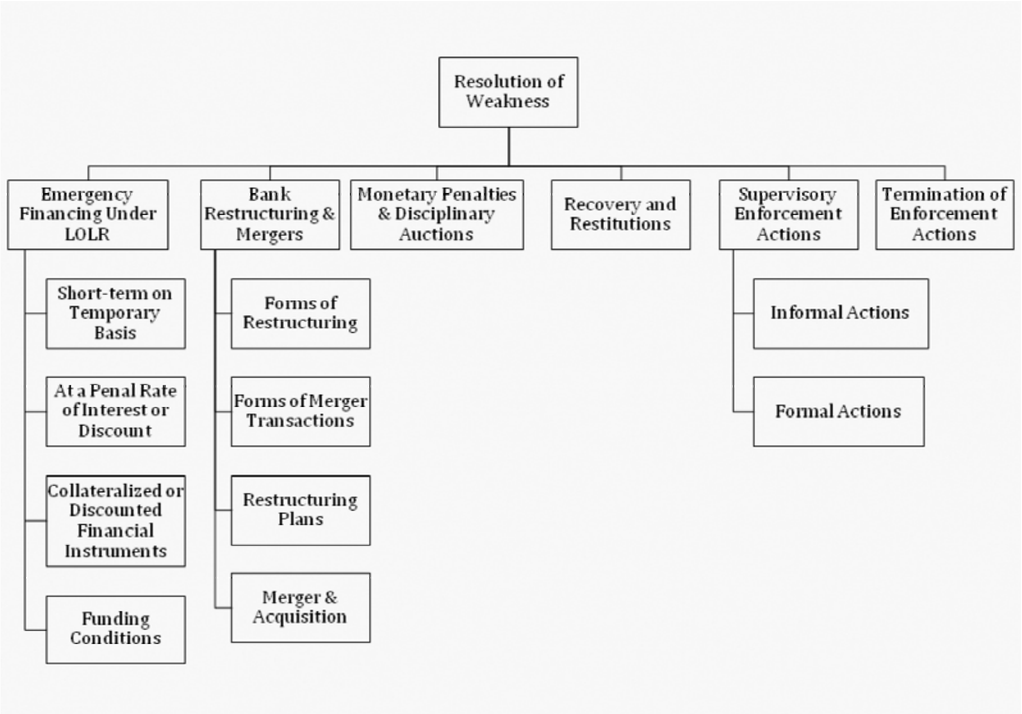

سے دو چار بینکوں کے لیے ''ہنگامی مالکاری سہولت'' (ای ایف ایف) کا ایک طریقہ کار بھی تیار کیا ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ادائیگی کے نظام کو رواں دواں رکھا جائے، اس امکان کو کم سے کم کیا جائے کہ لوگ رقوم کی واپسی کے لیے بینک پر قطار بنائیں، بینک کے بے ہنگم دیوالیہ پن کی روک تھام کی جائے، اور زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت میں تعاون کیا جائے تاکہ اس سب کے نتیجے میں مجموعی مالی استحکام کو لاحق خطرات کم سے کم کیے جائیں۔ اسٹیٹ بینک نے اندرونی رہنمائی کی غرض سے اہلیت کے معیار اور فنڈنگ کی شرائط کی تفصیلات بھی تیار کی ہیں جن سے اس مالکاری سہولت کے نفاذ میں شفافیت اور تسلسل برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک اور اہم اصلاحی قدم بینکوں کی تنظیمِ نو اور انضمام ہے۔ اس صورت میں بیمار بینک فوری سیالیت / مالی مدد کی درخواست کے ساتھ ساتھ تنظیمِ نو یا کسی بینک میں ضم ہونے کی تجویز پیش کر سکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اس درخواست کا جائزہ لیتے ہوئے ان مقررہ معیارات کو پیش نظر رکھتا ہے جو نئے بینک لائسنس کے اجرا کے لیے پورے کرنا ضروری ہیں، یعنی بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی شرائط، اور تنظیمِ نو اور انضمام سے متعلق ضوابط کی پابندی۔ بعض صورتوں میں حکومت کو بھی اس عمل میں شامل کیا جاتا ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کا تعاون برائے سیالیت مکمل تحفظ ہی کی بنیاد پر دستیاب ہوتا ہے۔ چنانچہ متعلقہ بینک کو مالی مدد دینے میں بعض حالات میں حکومت کی ضمانت درکار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تنظیمِ نو کی مخصوص صورت، انضمام کے سودوں کی اقسام اور تنظیمِ نو کے منصوبوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت بیمار بینکوں کے انتظام کے رہنما اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

3.3 نفاذی اقدامات کا خاتمہ

بیمار بینکوں کے انتظام میں آخری مرحلہ نفاذی اقدامات کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے بھی اسٹیٹ بینک کا باقاعدہ طریقہ کار ہے۔ مثال کے طور پر کسی بیمار بینک کے خلاف باقاعدہ نفاذی حکم کے بعد نگراں جائزے میں ریٹنگ اطمینان بخش ہو جائے تو نفاذی حکم ختم ہو جاتا ہے۔

حوالہ جات

بٹونگر، سکا ریلا (2008ء) ''سی سین ممالک میں بیمار بینکوں کی شناخت، مداخلت اور تصفیہ'' ساؤتھ ایسٹ ایشین سینٹرل بینکس (سی سین)

بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹس، بازل کمیٹی آن بینکنگ سپروژن (2002ء) ''بینکوں سے نمٹنے کے لیے نگراں رہنما خطوط'' صفحہ 6، مارچ 2002ء۔